قصیدہ در مدح امام محمد باقرؑ

کروں میں اس امامِ پاک کی حمد و ثنا کیوں کر
شرف ہے خاندانی جس کا ہر معصوم سے بہتر

لقب پایا تھا زین العابدیں کا باپ نے جس کے
تھی جس کی ماں بھی بنتِ مرتضیٰ فرزند پیغمبرؐ

اگر نانا کو بٹھلاتے تھے کاندھے پر رسول اللہ
تو دادا کے لیے ناقہ بنے مسجد میں پیغمبرؐ

علی کے بعد پھر نانا امامت پر ہوئے فائز
تو جد کی نسل میں ہیں نو ۹ امام طاہر و اطہر

امام ابن امام، ابن امام، ابن امام اس کی
کرے کیونکر بیاں توصیف مجھ سا خاطی و احقر

علی مرتضیٰ شیرِ خدا پردادا پرنانا
امام اولیں، زوج بتول و نفس پیغمبرؐ

ہیں دادی بنتِ کسریٰ شاہزادی ملک فارس کی
تو پردادی جناب احمد مرسل کی ہیں دختر

رسول اللہ جن کے واسطے اٹھتے تھے تعظیماً
رہے گا آخری فرزند قائم جن کا تا محشر

فضائل شاہزادی کے بیاں کیوں کر کرے کوئی
خدیجہ محسنِ دیں سابق الاسلام کی دختر

وہ خاتونِ معظم ناز تھا جن پر طہارت کو
گواہی آیۂ تطہیر نے دی عرش سے آکر
یہی وہ ذات ہے جس پر بزرگی ناز کرتی ہے
نساء العالمیں کی سیدہ اور شافع محشر
نبی سب کے لیے تھے ہادی برحق زمانے میں
نساء العالمیں کے واسطے تھیں فاطمہ رہبر
زنانِ دہر میں تبلیغ کیوں کرسے نبی کرتے
رہیں مصروفِ درس اپنے عمل سے فاطمہ اکثر
کوئی عورت نبوت پر نہیں فائز ہوئی ورنہ
میں کہہ دیتا ہیں زہرا، آیۂ تطہیر پڑھ پڑھ کر
ہوئے تھے کربلا میں قید ہمراہ پدر یہ بھی
رسن بستہ گئے اہلِ حرم کے ساتھ یہ دردر
یہی وہ ہیں جنھیں پہچان کر جابر نے بچپن میں
دیا مژدہ امامت کا پس پیغام پیغمبرؐ
تھا دعوائے امامت زید کو آئے مقابل میں
کی تصدیق ان کی کا رونے شجر نے، بول اٹھا پتھر
گلے میں کینسر، پانی بھی مشکل سے اترتا تھا
کرو آسان مشکل فکرؔ کی یا باقر اطہر